احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 3- دسمبر 1999ء - 24 شعبان 1420 ہجری - 3- فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 275

اصلاح دنیا کی دعا

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی کیا کرتے تھے-

اے اللہ میری زندگی کو ہر خیر کے پہلو سے بڑھا دے اور میری موت کو ہر شر سے راحت کا ذریعہ بنا دے-

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فی الادعیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض خام خیال کوتاہ فہم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہر ایک آدمی کو جہنم میں ضرور جانا ہو گا- یہ غلط ہے- یہ غلط ہے- ہاں اس میں شک نہیں کہ تھوڑے ہیں جو جہنم کی سزا سے بالکل محفوظ ہیں اور یہ تعجب کی بات نہیں- خدا تعالیٰ فرماتا ہے (میرے بندوں میں بہت کم لوگ شکر گذار ہوتے ہیں- سبا:14)

اب سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے- جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے- اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولی نہیں ہوتا- یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت' مال و عزت' اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان' سکینت کا موجب ہو جاتی ہے- اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں- وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے' ان باتوں سے نہیں ملتی وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے- جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی (-) لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں- استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی' یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں- پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی' بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے- اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے- مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے- ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اس طرح یہ بات کہ نار اللہ الموقدہ...... (الھمزۃ 7'8) منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے- پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے- یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے-

(ملفوظات جلد اول ص 371)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ: یکم دسمبر 1999ء- محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو آج شام چھ بجے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا- صاحبزادہ صاحب کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے مغرب کی نماز کے بعد پڑھائی- جس کے بعد احباب نے صاحبزادہ صاحب کا آخری دیدار کیا- بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں پر اندرونی چار دیواری کے سامنے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین عمل میں آئی- قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی- نماز جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت مسیح موعود اور اہل ربوہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادہ صاحب کی مغفرت فرمائے اور آپ کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے- آمین

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ

پاکستان 1999ء' 2000ء

1- مکرم قمر احمد کوثر صاحب نائب صدر
2- مکرم حافظ عبد الاعلیٰ صاحب معتمد
3- مکرم ظفر اللہ خان طاہر صاحب مہتمم تجنید
4- مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب مہتمم خدمت خلق
5- مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب مہتمم تربیت
6- مکرم فرید احمد نوید صاحب مہتمم تعلیم
7- مکرم راجہ رفیق احمد صاحب مہتمم مال
8- مکرم ظہیر احمد خان صاحب مہتمم عمومی
9- مکرم ڈاکٹر سمیع الاحمد صاحب مہتمم صحت جسمانی
10- مکرم نعیم اللہ ملی صاحب مہتمم وقار عمل
11- مکرم نصیر احمد انجم صاحب مہتمم صنعت و تجارت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفانِ حدیث نمبر29

توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل بیاباں میں کھانے پینے سے لدا ہوا گم شدہ اونٹ اچانک مل جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کو یہ حادثہ پیش آیا کہ جنگل بیاباں میں اس کی اونٹنی گم ہوگئی۔ حالانکہ اس پر اس کا کھانا اور پانی سب سامان لدا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرایا اور ادھر ادھر تلاش سے ناامید ہو کر شدت غم کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی آنکھ لگ گئی اچانک اس کی آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے۔ وہ خوشی سے اچھل پڑا' اونٹنی کی نکیل پکڑی اور خوشی کے عالم میں اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ یعنی خوشی میں مدہوش ہو کر وہ الٹ کہہ گیا۔

بخاری کتاب الدعوات باب التوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک انسان صحرا میں ستانے کے لئے ایک درخت کے سائے تلے لیٹ جاتا ہے اور بظاہر اپنے اونٹ کو محفوظ طریق پر جیسا کہ گھٹنے باندھے جاتے تھے تمام احتیاطوں کے ساتھ الگ بٹھا دیتا ہے۔ اس پر اس کا پانی' اس کا زاد راہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن جب شام کے وقت یا دوپہر گزرنے کے بعد اس کی آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتا ہے کہ اونٹ غائب ہے۔ اونٹ بھی غائب ہے' زاد راہ بھی غائب ہے۔ جو کچھ اس کا اثاثہ تھا' جو کچھ زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضرورتیں تھیں جو صحرا میں سب سے زیادہ پانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے وہ سب کچھ غائب ہو گیا۔ ایسا شخص اگر دور افق پر نظر دوڑائے اور ہر طرف دیکھے کہ کہیں بھی اس اونٹنی کی واپسی کے آثار دکھائی دیں۔ (اس موقعہ پر حضرت صاحب کی آواز جذبات سے گلوگیر ہوگئی چنانچہ آپ نے فرمایا) جو میرا دل جذبات سے ابل رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے تصور سے کہ اللہ اس طرح اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ اب اگر وہ لوگ جو توبہ کے محتاج ہیں ان کو یہ معلوم ہو کہ اللہ ان کا اس طرح انتظار کر رہا ہے تو بھاری تعداد توبہ کرنے والوں کی ہے جو لپکے گی اس طرف۔ تو اس سے زیادہ خوبصورت مثال توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے کے رشتے کی اور آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔ وہ بندہ محتاج اور مجبور جس سے کچھ کھویا جاتا ہے جتنا اس کے کھوئے جانے کی تکلیف اس کو ہوتی ہے اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کھوئے جانے کی تکلیف ہوتی ہے۔ ان معنوں میں کہ ان کے زیاں کا افسوس ہوتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ کا کوئی دل ہے یا اس میں زیاں کے افسوس کی وہی کیفیت ہے جو ہماری ہے مگر حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے تمثیلات کے ساتھ انہیں اس طرح بیان کیا کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل پر جو گزرتی ہے وہ ہم جانتے ہیں اور یہ پہچان لیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ قدر شناس ہے جتنا ہم قدر شناس ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کھوئے ہوئے بندوں کی تکلیف محسوس کرتا ہے جس طرح ہم ایک لق و دق صحراء میں ایک گمی ہوئی اونٹنی کی تکلیف محسوس کرتے ہیں جس کے اوپر ہمارا سرمایہ حیات لدا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کا تو کوئی سرمایہ حیات نہیں جو اس کے کھوئے ہوئے بندوں پر منحصر ہو۔ اللہ تو غنی ذات ہے۔ سارا عالم بھی اس کو جھٹلا دے' اس کا انکار کردے اس کو ایک ذرے کی بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ اس کے باوجود یہ محبت' یہ اصل پیغام ہے۔ وہ بندہ تو مجبور ہے اس اونٹنی کے انتظار کے لئے جس پر اس کا سارا سرمایہ حیات ہے۔ وہ ذات تو مجبور نہیں ہے جس پر ساری کائنات کا انحصار ہے اس کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کہ اس کو چھوڑ کر کہاں چلے جائیں۔ کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔ پس اس استغناء کے باوجود وہ ہیجان جو اس بندے کے دل میں پیدا ہوا ہے اس ہیجان کا تعلق خدا سے ہو' جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے' خالصتہً یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اللہ کو اپنی مخلوق سے محبت ہے ورنہ محبت کے بغیر اس مسئلے کی سمجھ آ نہیں سکتی۔ اونٹ والے کا انتظار تو اپنی مجبوری' اپنی بقاء کی خاطر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بقاء کا گمشدہ بندوں سے کیا تعلق ہے لیکن ان کی بقاء اس کو پیاری ہے جیسے کوئی اپنے محبوب کو گمشدہ پائے اور باوجود اس کے کہ وہ محبوب کی زندگی اس پر انحصار رکھتی ہو وہ اس کے لئے بے چینی محسوس کرے گا۔ پس یہ جو بنیادی' مرکزی' گہرا پیغام ہے یہ ہے جو بے انتہا عزت اور توقیر کے لائق ہے۔

ہر انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ میرا خدا جو خالق ہے' جو رب ہے' جو مستغنی ہے وہ میرے ضائع ہونے پر بھی ایسا ہی دکھ محسوس کرے گا گویا اس کا انحصار مجھ پر تھا۔ لیکن اگر ایسا شخص واپس نہ آئے تو قرآن کریم کی آیات سے اور رسول اللہ ﷺ کی تشریحات سے پتہ چلتا ہے کہ پھر خدا مستغنی ہے پھر اس کی اس کو کچھ بھی پرواہ نہیں رہے گی' اللہ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ پس اس پہلو سے جب میں جماعتوں کو نصیحتیں کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ہمارے کھوئے ہوئے دوست واپس آجائیں تو اس میں جماعت کا کوئی نقصان پیش نظر نہیں ہوا کرتا' کبھی بھی نہیں ہوا۔ مجھے علم ہے کہ اگر ایسے لوگ نصیحت کو نہیں مانیں گے اور واپس نہیں آئیں گے تو صرف اپنا نقصان کریں گے۔ جماعت کا ہرگز کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اس قطعی علم کے ساتھ مجھے کوشش کرنا ہے اور میں کوشش کرتا ہوں اور آپ سب کو اس کوشش میں اپنا مددگار بننے کی بار بار درخواستیں کرتا ہوں۔

تو یاد رکھ لیں اس بات کو' اس نکتے کو جو اس تفصیلی حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اس کے فلسفے کو سمجھ لیں۔ اگر اس کے فلسفے کو سمجھ لیں گے تو پھر آپ میں سے صرف وہی میرا مددگار ہوگا جس کو بنی نوع انسان سے محبت ہے۔ جس کو بنی نوع انسان سے محبت نہیں اور تعلق نہیں ان پر میری باتوں کا کوڑی بھر بھی اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ اس مضمون کا تعلق محبت سے ہے۔ جیسے خالق کو تخلیق سے محبت ہے اسی طرح خدا کے بندوں کے ساتھ آپ کی محبت ان کی کمزوریوں میں آپ کو بے چین کردیتی ہے اور وہ بے چینی ہے جس کے لئے تلاش میں نظریں اٹھتی ہیں اور افق کو کھنگالا جاتا ہے نظروں سے کہ شاید کسی کونے سے ہماری کھوئی ہوئی چیزیں واپس آجائیں۔

پس تمام جماعت کی تربیت کا یہ بنیادی راز ہے۔ اگر آپ کسی شخص کو کھویا ہوا دیکھیں اور دل میں نفرت پیدا ہو یا غصہ پیدا ہو یا تحقیر کے خیالات آئیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں گھٹیا سا انسان تھا' ایک گھٹیا سی لڑکی تھی' گھٹیا سی عورت' گھٹیا سا مرد' یہ جاتے ہیں تو جائیں دفع ہوں۔ اگر یہ خیال آئے تو آپ خود متکبر ہیں پھر آپ کو لوٹنے کی فکر کرنی چاہئے۔ آپ کو خود اپنے خدا کی طرف پہلے لوٹنا ہوگا ورنہ ان کھوئے ہوئے لوگوں کی آپ تلاش کر ہی نہیں سکتے۔ اور تربیت کے کام میں میری راہ میں سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ بڑے بڑے نیک اور مخلص کارکن اور کارکنات بھی تربیت کرتے وقت اپنے آپ کو اس شخص سے اعلیٰ سمجھتے ہیں جس کی تربیت کرنی ہے اور یہ نہیں جانتے کہ ان کی تربیت پر وہ مجبور ہیں اپنی محبت اور پیار کے نتیجے میں۔ اور محبت اور پیار جتنا زیادہ ہوں گے اتنا اعلیٰ اور ادنیٰ کا فرق مٹ جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت (بانی سلسلہ) نے اپنے ملفوظات میں کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔

(روزنامہ الفضل 11 مئی 98ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

ملاقات 31-مارچ 95ء

اللہ کے عفو کا ثبوت

سوال۔ اگر ایک انسان کسی دوسرے انسان کو تکلیف دے۔ یا کسی سے کوئی غلطی ہو جائے۔ جو کہ دوسرے کی دل آزاری کا باعث ہے۔ تو پھر وہ شخص اس سے جس سے زیادتی کی گئی ہو۔ معافی مانگے' بار بار مانگے' مگر پھر بھی وہ شخص اسے معاف نہ کرے۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں فرمائے گا۔

جواب۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو مالک ہے۔ اس لئے مالک پر یہ سوال نہیں ہو سکتا۔ عیسائیت نے خدا تعالیٰ کو عادل کے طور پر پیش کیا ہے۔ کہ اس نے ضرور عدل کرنا ہے۔ خواہ اس عدل کے کرنے کی کوشش میں عدل کو ہی ذبح کر دے۔ اس کے مقابل پر دین نے اللہ تعالیٰ کو مالک کے طور پر پیش کیا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں جو لفظ مالک آیا ہے۔ وہ ہر ایسے اعتراض کا جواب ہے۔ کیونکہ وہ صرف بادشاہ نہیں۔ بلکہ ملکیت بھی رکھتا ہے۔ اس لئے بادشاہت کے تمام اختیار بھی اس کو ہیں۔ اور ملکیت کے تمام اختیار بھی اس کو ہیں۔ اس لئے وہ اگر معاف کرنا چاہے۔ تو جس کو چاہے معاف کر دے۔ اس کو کوئی روک نہیں ہے۔ باقی یہ کہ ضروری نہیں۔ کہ ایسے شخص کو معاف ہی کرے۔ ایسا مطلب تو نہیں ہے۔ اب ہم جانتے نہیں کہ دل آزاری کی نوعیت کیا ہے۔ کس حد تک ہے۔ اور وہ شخص جو دل آزاری کو معاف نہیں کر سکتا۔ وہ کہاں تک پہنچا ہوا ظلم ہے جس کی وجہ سے وہ اس قدر دکھ محسوس کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ اس سلسلے میں ایک ایسا ہی کیس چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے مجھے سنایا تھا۔ بڑا دلچسپ۔ ایک پٹھان احمدی دوست بہت معزز اور بڑے اعلیٰ خاندان کے تھے ان کے ایک بھائی تھے۔ جو سول سروس میں تھے اور وہ احمدی نہیں تھے۔ چوہدری صاحب کے ساتھ دونوں کے بہت گہرے تعلقات تھے۔ غیر احمدی بھائی نے احمدی بھائی کو بڑے دکھ دیئے۔ اور اپنی تمام افسری کی فوقیت کو ان کے خلاف استعمال کیا۔ وہ جب مرنے لگا۔ تو اس نے مرتے وقت کہا کہ میرے بھائی سے کہنا مجھے معاف کر دے۔ تو اس پر وہ احمدی بھائی بہت پریشان ہوئے۔ اور چوہدری صاحب سے وقت لیا۔ چوہدری صاحب سے کہا کہ بات یہ ہے اس طرح سارا پس منظر ہے۔ اور مرتے وقت اس نے مجھ سے معافی مانگی ہے۔ مجھے صرف یہ ڈر ہے کہ کہیں اللہ اس کو معاف نہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف تو نہیں کر دے گا۔ بنیادی وہی سوال ہے۔ مگر انہوں نے زیادہ عقل سے کام لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا۔ اگر کر دے تو مالک ہے۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ کوئی شکوہ نہیں۔ لیکن فکر پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اتنا رحمان رحیم ہے کہ کہیں میری ساری عمر کی مصیبتوں کو آخری وقت کی معافی کے وقت معاف نہ کر دے۔

اعمال صالحہ کے ساتھ روح کی ترقی

سوال۔ انسان کی روح اعمال صالحہ کے بجالانے سے ترقی کرتی ہے۔ بڑھاپے میں یا ویسے بھی اگر کوئی شخص اپنے حواس قائم نہ رکھ سکے۔ اور اپنے اعمال کی اسے ہوش نہ ہو تو کیا اس کی روح کی ترقی بھی رک جاتی ہے ساتھ یا تنزل پذیر ہو جاتی ہے۔

جواب۔ فرمایا موت جو ہے وہ اچانک تو نہیں آیا کرتی۔ بعض دفعہ اچانک بھی آجاتی ہے۔ مگر موت رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہے اور جہاں موت واقع ہو گئی۔ وہاں اس حصے میں ترقی رک گئی۔ لیکن اس سے پہلے جو روح کی ترقی ہے وہ تو اپنی جگہ قائم رہے گی۔ ہر شعبے میں انسان اپنی فزیکل زندگی میں اپنی مادی زندگی میں بھی یہ جانتا ہے۔ کہ اس کی آنکھیں جب تک صحت مند تھیں۔ انہوں نے کچھ کمایا۔ وہ تو یاد پہ نقش رہتا ہے۔ اگر وہ اچانک اندھا ہو جائے۔ تو پھر وہ سب یادیں تو نہیں مٹ جاتیں۔ کہ وہ اندھا ہو گیا ہے۔ تو جو ترقی ہو چکی ہے۔ وہ ذہن پر نقش ہو چکی ہے اور وہ روح پر اثر انداز ہو کر روح کو نقوش دیتی ہے۔ اور کسی وقت پاگل ہونا یا وقتی طور پر کسی روحانی طاقت کا سلب ہو جانا ہرگز پچھلے حالات کو زائل کرنے کا موجب نہیں بن سکتا۔ سوائے اس کے کہ ایسا گناہ ہو۔ جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے۔ کہ اس کی سب نیکیاں ضائع ہو جائیں۔ وہ بالکل الگ مضمون ہے۔ آپ جو مضمون اٹھا رہے ہیں۔ یہ روزمرہ کا ایک انسانی تجربہ ہے۔ اس کے حوالے سے آپ یہ بات کر رہے ہیں۔

عاملین سے مراد

سوال۔ قرآن کریم کی آیت والعاملین علیہا سے مراد صرف زکوٰۃ اکٹھا کرنے والے مراد ہیں یا بیت المال سے منسلک سب لوگ مراد ہیں۔

جواب۔ عاملین علیہا میں سارے مراد ہیں۔ وسیع مضمون ہے۔ صرف اکٹھا کرنے والے نہیں۔ بلکہ ان کا تو بہت تھوڑا سا Share ہو گا۔ جتنا انسپکٹران بیت المال کو ان کی سروسز سے ملتا ہے۔ تو زکوٰۃ اس کے مقابل پر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے جو بڑے وسیع مقاصد ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کا ایک جملہ

سوال۔ حضرت مصلح موعود کے بارہ میں جو پیشگوئی ہے "اس میں ایک فقرہ ہے کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام" عمانوایل ہے تو مہمان اور عنموائیل سے کیا مراد ہے۔

جواب۔ جہاں تک مہمان کا تعلق ہے۔ یہ بشیر اول پر اطلاق پانے والا حصہ ہے۔ یہ وہی پیشگوئی ہے۔ جس کے پورا ہونے کے بعد جب وہ مہمان رخصت ہوا تو مخالفین نے بہت شور مچایا۔ بہت گند اچھالا۔ کہ دیکھ لو پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ اور اس وقت حضرت مسیح موعود کی توجہ بھی اس طرف نہیں گئی تھی۔ کہ مہمان کہنے میں کوئی حکمت ہے۔ یہ ایک پیشگوئی نہیں۔ اور بھی اس میں پیشگوئیاں شامل ہیں۔ پھر اس کے بعد ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ عنموائیل بھی حضرت مصلح موعود کا نام ہے جس کا مطلب ہے خدا ہمارے ساتھ ہے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ بڑے شور پڑیں گے بڑے فساد ہوں گے مگر خدا نے خوشخبری دی کہ فکر نہ کرو خدا تمہارے ساتھ ہے۔

لامحدود ہستی

سوال جس ہستی پر وقت یا زمانے کے ساتھ تبدیلی نہ آتی ہو۔ اسے کیا ہم لامحدود کہہ سکتے ہیں۔

جواب لامحدود تو لازماً کہیں گے مگر ہر سمت میں. لامحدود وہ ہستی جب وہ کسی کو پیدا کرتی ہے۔ تو اس کے ساتھ اس کا زمانہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ان زمانوں کے حوالے سے وہ پھر بعض دفعہ ماضی میں دکھائی دے رہی ہے۔ بعض دفعہ مستقبل میں دکھائی دے رہی ہے۔ ورنہ یہ زمانے باہر کی چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا جہاں تک تعلق ہے۔ وہ زمانے سے پاک ہے۔ اس لئے کوئی ایسی تبدیلی اس میں نہیں ہو رہی یا یوں کہنا چاہئے۔ اس لئے زمانے سے پاک ہے۔ کہ اس میں کوئی ایسی تبدیلی نہیں ہو رہی۔ جو آج کے خدا کو کل سے مختلف دکھائے۔ اور اس کی تبدیلی اس کی ذات میں تغیر پیدا کر دے۔ جو تبدیلی ذات میں تغیر پیدا کرتی ہے۔ یا وہ ترقی کی طرف لے جاتی ہے۔ یا وہ تنزل کی طرف لے جاتی ہے۔ یا زندگی کی طرف یا موت کی طرف اور ایسا وجود لامحدود ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے ایک کنارے پر پھر موت کھڑی ہے۔ دوسرے کنارے پر تسلسل ہوتے ہوئے تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ جن کی کوئی کنہ ہمیں معلوم نہیں۔ کوئی انتہا معلوم نہیں اور یہ بھی پھر معلوم نہیں کہ پہلے یہ کیا چیز تھی۔ فرض کریں تبدیلیاں ترقی کی طرف مائل ہوں۔ تو یہ تو پتہ چل جائے گا۔ کہ اس سے پہلے یہ لاشے تھا اور لامحدود نہ رہا۔ اور موت کے قرب سے ترقی کر کے پھر آگے بڑھا۔ یہ بھی خیال دماغوں میں اٹھتے ہیں۔ کہ کیوں نہ خدا کو ایک سپرمین تصور کیا جائے۔ جو ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ گیا۔ تو جو خالق ہے وہ خود مخلوق دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ اور یہ توہمات پھر ایک خدا کو نہیں پیدا کرتے کئی خداؤں کو پیدا کر سکتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو ترقی کر رہی ہے۔ بالآخر وہ وہاں پہنچ جائے گی۔ پس اگر جنت لامحدود ہے تو گویا سارے خدا بن رہے ہیں اس لئے قرآن کریم نے ان دونوں باتوں کو رد فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں نہ بہتر ہونے والی تبدیلی ہے۔ نہ کم تر ہونے والی تبدیلی ہے وہ ہر طرح سے زمانے سے پاک ہے اب اس کے اوپر آپ کا کیا سوال اٹھ رہا ہے۔

سوال حضور میرے دماغ میں اس طرح یہ سوال تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے ہر چیز کے اوپر اور چونکہ کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے یہ سنا تھا کہ حضور کے خطاب میں کہ یہ جو کائنات ہے۔ یہ بڑھ رہی ہے۔ پھیل رہی ہے۔

جواب انالموسعون اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ہم اسے وسعت دے رہے ہیں۔ وسعت پذیری ہے۔ وسعت کے متعلق سائنسدان عجیب و غریب نظریے نئے سے نئے پیش کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات تو قطعی ہے۔ کہ وہ وسعت پذیر ہے۔ اسے کس طرح وسعت پذیر دکھایا جائے۔ وہ کہتے ہیں۔ غبارے کے اوپر اگر تم نقطے ڈال دو قریب قریب اور اس کے بعد اس میں پھونک بھر کے اس کو پھیلانا شروع کرو۔ تو جوں جوں اس کا دائرہ بڑھتا ہے ان کے آپس کے فاصلے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے تنگ جگہ میں وسعت ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ جب وہاں وسعت ہو گی۔ تو ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے۔ لیکن وسعت کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ اگر ایک طرف سے وسعت ہو رہی ہے۔ دوسری طرف سے تنگی ہو رہی ہے۔ Space پھیل رہی ہے۔ اور Space کے ساتھ وہ نقطے جو لگے ہوئے ہیں وہ بھی ساتھ پھیل رہے ہیں۔ غبارے کے اوپر نقطے لگا دیں آپ تو جوں جوں پھلائیں گے وہ نقطے پھیلتے چلے جائیں گے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا تھا۔ کہ اندر کیا ہے۔ غبارہ کے اندر تو ہوا ہی ہوتی ہے۔ تو اب انہوں نے اس کا پائی کا تصور پیش کیا ہے۔ پائی کے اندر مختلف قسم کے Rayes ڈال دیتے ہیں۔ مصالحے میں اور اس کو بیک کرنے سے پہلے دکھاتے ہیں۔ کہ دیکھو اتنا آپس میں ان کا اتنا فاصلہ ہے۔ اب جب وہ پائی پھولتی ہے پوری کی پوری تو اندر بھی جہاں Rayes پڑے ہوئے تھے۔ ان کے فاصلے بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں یہ ہے کائنات۔ تو گویا پائی کی طرح Space پھیل رہی ہے۔ حالانکہ Space اپنی ذات میں مخلوق کے حوالے کے بغیر کوئی چیز نہیں ہے۔ اور Time کے حوالے کے بغیر کچھ نہیں۔ اس لئے میں نے خطبے میں کہا تھا۔ خدا خالق ہے اور تخلیق کے ساتھ ہی Time اور Space پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو اگر خدا تعالیٰ پھیلا رہا ہے۔ تو Space خود بخود پھیلے گی۔ وہ اس کا نتیجہ ہے۔ خود اپنی ذات میں Space نہیں پھیل رہی۔ Space تو مبنی ہے ان چیزوں کے وجود کے اوپر۔ اس نے ان میں کیا دائرے سمیٹ رکھے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مبشر احمد صاحب خالد

تعارف کتب
حضرت مسیح موعود

پیغامِ صلح

> اس کتاب نے مجھ پر حیرت انگیز اثر کیا
>
> ایک غیر احمدی دوست
>
> ایسی اپیل ایسے عظیم الشان انسان کی طرف سے یونہی ضائع نہیں ہونی چاہئے۔
>
> ہندو پیٹریٹ۔ مدراس

صفحات

یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر23 کے صفحہ نمبر437 تا صفحہ نمبر488 کل 51 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تالیف

حضرت مسیح موعود نے یہ مضمون اپنی آخری بیماری کے دوران لاہور میں قیام کے دوران وفات سے صرف دو روز قبل مئی 1908ء میں تحریر فرمایا تھا۔

یہ مضمون حضور کی وفات کے بعد پہلی دفعہ 21۔ جون 1908ء کو پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور کے ایک جلسہ عام میں پڑھا گیا۔

غرض تالیف

جس زمانہ میں یہ مضمون لکھا گیا اس وقت ہندوستان میں کثرت سے ہندو مسلم فسادات رونما ہو رہے تھے اور دونوں قوموں میں باہمی نفرت اور بغض و عناد بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ چنانچہ ایسے حالات کے پیش نظر حضرت مسیح موعود نے یہ مضمون لکھ کر دونوں قوموں کو اتفاق و اتحاد سے رہنے کی تحریک فرمائی۔

خلاصہ مضامین

اس کتاب میں حضور نے ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح اور رواداری پیدا کرنے کی ایک دردمندانہ اپیل فرمائی ہے۔ حضور نے دونوں قوموں کی باہمی نفرت اور معاشرتی بعد کی اصل وجہ مذہبی اختلاف کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ (دین) کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کے مسلمہ بزرگوں اور صلحاء کا احترام کیا جائے اور ان کے مذہبی شعار کی حرمت کو قائم رکھا جائے۔ اور ہم رامچندر اور کرشن کو خدا کے برگزیدہ مانتے ہیں اور وید کو بنیادی طور پر من جانب اللہ مانتے ہیں لیکن رائج الوقت ہندو مذہب دوسرے مذاہب کا احترام کرنے اور غیر ہندوؤں سے رواداری برتنے میں انتہائی تنگ نظر ہے اور یہی باعث ہے کہ ایک طویل عرصہ کی ہمسائیگی کے ہندوؤں میں مسلمانوں کے لئے رواداری نہیں۔ حضور نے اپنے اس مضمون میں انتہائی درد کے ساتھ اور خلاصۃً ہمدردی کے طور پر ہندوؤں کو مسلمانوں سے محبت اور آشتی سے رہنے کی تلقین فرمائی ہے نیز آپ نے الحمدللہ رب العلمین کی تفسیر کرتے ہوئے ہندوؤں، یہودیوں اور عیسائیوں کے اس خیال کا رد فرمایا ہے کہ تمام انبیاء اور رسول صرف انہی کی اقوام سے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح وحی الہام کے متعلق ان تینوں اقوام کے خیالات کو خدا تعالیٰ کی صفت رب العلمین کے منافی قرار دیا ہے اور وحی والہام کے ہمیشہ جاری رہنے کے عقلی دلائل بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے اس مضمون میں درج ذیل صلح کی تجویز پیش فرمائی ہے۔

صلح کی تجویز

"اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کی رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہو گا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہو گی احمدی سلسلہ کے پیش رو کی خدمت میں پیش کریں گے۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر23 صفحہ 455)

دیگر اہم مضامین

1۔ حضرت باوا نانک کے مذہب کے بارے میں دلائل دیئے ہیں۔ (صفحہ 445-446)

2۔ جہاد پر اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے اسلامی جنگوں کو محض مدافعاتی جنگیں ثابت فرمایا ہے۔ (464 تا 469)

3۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے عقلی دلائل پیش فرمائے ہیں (صفحہ 461 تا 463)

4۔ اس سوال پر کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آ کر کیا اصلاح کی؟" کا جواب دیتے ہوئے آپ کے پیدا کردہ روحانی انقلاب پر روشنی ڈالی ہے (صفحہ 463، 464)

تعلیمی و تربیتی اقتباسات

1۔ دعا

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب کا آغاز درج ذیل دعا سے کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے میرے قادر خدا۔ اے میرے پیارے راہنما۔ تو ہمیں وہ راہ دکھا۔ جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص وہوا"۔ (صفحہ 439)

2۔ ہمدردی

"اے ہم وطنو!! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔"

(صفحہ 439)

3۔ اخلاق

"یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں دور رکھے۔"

(صفحہ 443)

4۔ نجات

"دنیا میں کبھی علم صحیح سے نجات ملتی ہے۔ اور کبھی عمل صحیح سے نجات ملتی ہے۔ اور کبھی قول صحیح سے نجات ملتی ہے اور کبھی فعل صحیح سے نجات ملتی ہے اور کبھی بنی نوع سے معاملہ پاک موجب نجات ہو جاتا ہے اور کبھی خدا سے معاملہ نیک درد و دکھ چھوڑتا ہے اور کبھی ایک درد دوسری دردوں کے لئے کفارہ ہو جاتی ہے"

(صفحہ 481)

5۔ اخلاقی تعلیم

"سچ کہو جھوٹ نہ بولو۔ بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو۔ اور اپنے فعل یا اپنے قول سے کسی کو نقصان مت پہنچاؤ۔ اپنی زندگی کو پاک رکھو۔ غیبت نہ کرو۔ اور کسی پر بہتان مت لگاؤ۔ نفسانی شہوات اپنے پر غالب نہ ہونے دو۔ کینہ اور حسد سے پرہیز کرو۔ بغض سے اپنا دل صاف رکھو۔ اپنے دشمن سے بھی معاملہ نہ رکھو جو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ ایسی نصیحتیں دوسروں کو مت کرو جن کے تم خود پابند نہیں۔ مغفرت کی ترقی میں لگے رہو۔ جہل سے دل کو پاک کرو۔ جلدی سے کسی پر اعتراض مت کرو۔ نفرت سے نفرت رفع نہیں ہوتی بلکہ اور بھی بڑھتی ہے۔ محبت نفرت کو ٹھنڈا کر کے رفع کر دیتی ہے۔"

(صفحہ 481-482)

6۔ صلح کی برکات

"پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک قوم ہو جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچا ہے۔ آؤ اب یہ بھی آزما لو کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں۔ بہترین طریق صلح کا یہی ہے۔"

(صفحہ 456)

7۔ مگران سے صلح نہیں ہو سکتی

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ میں یاد کرنے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کا تذکرہ

حال ہی میں دو سویڈش پروفیسروں' ایوا ایور روسالاندر اور ڈیوڈ ویسٹرلنڈ نے "افریقی اسلام" اور "افریقہ میں اسلام" کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جسے نارڈک افریقہ انسٹی ٹیوٹ اپسالا کے تعاون سے لندن کی ہرسٹ اینڈ کمپنی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں بارہ مستشرقین کے مختلف مضامین شامل ہیں جن میں محولہ بالا موضوع کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ایوا ایور روسالاندر اپسالا کی نارڈک انسٹی ٹیوٹ میں سوشل اینتھروپالوجی کی ریسرچ فیلو ہیں اور ڈیوڈ ویسٹرلنڈ' سٹاک ہالم یونیورسٹی میں تقابل ادیان کے شعبہ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپسالا یونیورسٹی میں دینیات کے شعبہ میں سینئر لیکچرار بھی ہیں۔

اس کتاب میں جماعت احمدیہ کا پہلا پہلا ذکر ایوا روساندر نے کیا ہے کہ "مشرقی افریقہ میں قرآن مجید کے سواحیلی زبان میں تین ترجمے ہوئے جن میں سے ایک ترجمہ جماعت احمدیہ کی جانب سے کیا گیا" (ص16) اس کے بعد جماعت احمدیہ کا ذکر جان ہون وک کے مضمون میں ہے جو ایوانسٹن یونیورسٹی الی نائے امریکہ میں افریقی تاریخ کے پروفیسر ہیں اور اس سے پہلے یونیورسٹی آف لاباداں اور یونیورسٹی آف غانا میں مذہبیات کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔ لکھتے ہیں "نائیجیریا' گھانا اور سیرالیون میں 1930ء سے جماعت احمدیہ کا اثر و نفوذ شروع ہو چکا تھا جس کی بنیاد انڈیا میں رکھی گئی تھی۔ اس فرقے والے تعلیم اور انگریزی زبان پر بہت زور دیتے تھے اس لئے شاید حکمران بھی یہ سمجھتے تھے کہ یہ فرقہ (دینی) اثرات کو تنگ نظری سے آزاد کرنا چاہتا ہے (ص34) اسی صفحہ پر مصنف نے جماعت احمدیہ کے تعارف میں ایک فٹ نوٹ بھی دیا ہے (حاشیہ ص43)

تیسرے مضمون نگار جن کے مضمون میں جماعت احمدیہ کی خدمت کا ذکر ہے وہ یستولا کنز ابلدا ہیں۔ آپ روم کی پانٹیفیکل انسٹی ٹیوٹ میں عربی اور اسلامی علوم کے شعبہ کے سربراہ ہیں۔ لکھتے ہیں۔ "مشرقی افریقہ میں (دین) کے مستحکم ہونے اور ترقی کرنے کی اہم ترین وجہ یہ ہوئی کہ قرآن کے سواحیلی زبان میں تفسیری تراجم ہوئے۔ تین مکمل ترجمے چھپے۔ جی ڈیل صاحب کا ترجمہ (1923ء) ایم احمد احمدی کا ترجمہ (1953) اور اے اے الفارسی کا ترجمہ (1969) مصنفین نے نہ صرف ترجمہ کیا بلکہ طویل تفسیری تعارفیے اور متن کی تشریحات لکھیں۔ ایسا عظیم الشان کام بڑے لمبے عرصے پر محیط ہوتا ہے اور اسے بڑے عالمانہ انداز میں بڑی احتیاط کے ساتھ تکمیل تک پہنچایا گیا" (ص96) آگے چل کر یہی مضمون نگار جماعت احمدیہ کے کئے ہوئے ترجمہ کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے احمدیہ ترجمہ کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔ "سواحیلی میں دوسرے ترجمہ کا کام شیخ مبارک احمد احمدی نے اپنے ذمہ لیا۔ آپ نے اس کی ابتدا ٹبورا کے مقام میناذینی پر یکم رمضان المبارک بمطابق 15 نومبر 1936ء کو کی۔ مسٹر احمدی اس وقت جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کے امیر اور رئیس (المربیان) تھے۔ ان کے نام کے ساتھ دونوں اعزازات لکھے ہوئے ہیں مگر وہ اپنے نام کے ساتھ مبشر(۔) لکھتے ہیں۔ 1942ء تک اس ترجمہ کا مسودہ تیار ہو چکا تھا اور زبان کی منظوری کے لئے علاقائی زبان کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ کمیٹی نے بعض ترمیمات تجویز کیں جن میں سے بعض کو منظور کر لیا گیا اور بعض مسترد کر دی گئیں کیونکہ ان مجوزہ ترمیمات کا تعلق عربی زبان سے تھا اور وہ علاقائی زبان کی کمیٹی کے حلقہ اختیار سے باہر تھیں۔ (ص102)

آگے لکھتے ہیں۔ "متن پر تفسیر کا کام 1949ء تک جاری رہا اور بالآخر 1953ء میں اسے شائع کر دیا گیا۔ اس ترجمہ کی تیاری میں احمدی صاحب کو بہت سے افریقی احمدیوں کا تعاون حاصل رہا جن کا اصل کام یہ تھا کہ وہ سواحیلی زبان کی صحت کا خیال رکھیں۔ جن لوگوں کی زبان کی قابلیت کام آئی ان میں ایک سعیدی کامبی تھے جو ٹبورا کے احمدیہ (۔) سکول میں ٹیچر تھے۔ دوسرے او جی جی کے کالوتا امری عبیدی تھے جو تنزانیہ کے ادیب' شاعر اور سیاست دان تھے۔ آپ کو 1950ء میں چیف احمدیہ (مربی) مقرر کیا گیا تھا اور آپ نے 1954ء سے 56ء تک ربوہ میں رہ کر اپنی دینی تعلیم کی تکمیل کی تھی۔ (ص103)

کالوتا امری عبیدی (1924-64) او جی جی میں پیدا ہوئے تھے جہاں کی پرانی نسل کو اب بھی ان کی شاعرانہ صلاحیتیں اور سیاسی وابستگیاں یاد ہیں۔ آپ ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے ممبر تھے اور بعد میں دارالسلام کے پہلے افریقن میئر بنے مگر ان کی مکمل وابستگی جماعت احمدیہ کے ساتھ تھی۔

اس صفحہ پر فٹ نوٹ میں لکھا ہے کہ اس ترجمہ کی اشاعت ایسٹ افریقہ احمدیہ (۔) مشن کی جانب سے ہوئی اور اس وقت اس کے دس ہزار نسخے شائع کئے گئے۔ 1971ء میں دوسری اشاعت پر پانچ ہزار نسخے شائع کئے گئے اور تیسری اشاعت 1981ء پر دس ہزار نسخے شائع کئے گئے آخری نسخہ میں ایک فرہنگ بھی شامل ہے جسے ربوہ پاکستان کے شیخ محمد منور نے مرتب کیا ہے۔ (ص103)

جماعت احمدیہ کے سواحیلی ترجمۂ قرآن کے دیباچہ میں (شیخ مبارک احمد) احمدی نے پادری ڈیل کے سواحیلی ترجمہ کے بارہ میں لکھا ہے۔ "قرآن عربی زبان میں نازل ہوا اور جو لوگ عربی نہیں جانتے وہ قرآن کے معانی کے تقاضوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے علم و حکمت کو جانے بغیر وہ قرآن کو کیسے سمجھ سکتے ہیں؟" اس سوال سے باقی ترجمے بھی معرض بحث میں آگئے جن میں سے خصوصاً جی سیل کا ترجمہ (1734) جے ایم راڈویل اور ای آئی پامر کا ترجمہ (1880) نمایاں ہیں (اور احمدی کے نزدیک) یہ ترجمے "غلطیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ان لوگوں کا (دینی) تعلیمات اور عربی زبان کا علم ناکافی ہے"۔ سواحیلی ترجمہ کے بارہ میں (شیخ مبارک احمد) احمدی نے لکھا ہے۔ "اب یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ آپ اس مقدس کتاب کو غیروں کے سامنے پیش کریں جو آپ کی خوبصورت اور خوشنما سواحیلی زبان میں تفصیل سے بیان کر دی گئی ہے۔" (ص103)

پروفیسر بالد الکھتے ہیں "مشرقی افریقہ کی جماعت احمدیہ کی ہمیشہ سے یہی پالیسی رہی کہ سواحیلی زبان کو (دینی) تعلیمات کے فروغ میں استعمال کیا جائے۔ یہ بات بعض دوسرے مسلمان رہنماؤں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی کیونکہ وہ (قرآنی) تعلیمات کی ترویج کو عربی زبان سے وابستہ سمجھتے تھے اور قرآن کے حفظ کر لینے کو ہی مسلمانوں کی تعلیم کے لئے کافی جانتے تھے احمدیوں کے نقطۂ نگاہ میں یہ ضروری تھا کہ قرآن حفظ کر لینے والوں کو یہ بھی بتایا جائے کہ جو کچھ انہوں نے عربی میں رٹ رکھا ہے اس کا مطلب کیا ہے۔" (ص104)

"(شیخ مبارک احمد) احمدی کا ردعمل ڈیل اور عیسائیوں کے ترجموں کی اشاعت کے بارہ میں بڑا واضح ہے۔ انہوں نے عیسائیوں کے متنازعہ سوالات کا جامعیت سے جواب دیا ہے اور مستند (دینی) نکتۂ نظر پیش کیا ہے اور ایسا کرنا کسی (دینی) عالم یا ادیب ہی کو سزاوار تھا"۔ "غیر مسلموں کی جانب سے خاص طور سے عیسائیوں کی جانب سے رسالوں' کتابوں کے ذریعہ قرآن کی بعض آیات' رسول مقبولؐ کی حیات (مبارک) اور قرآنی تعلیمات پر ناواجب حملے کئے جا رہے ہیں"۔ "فادر ڈیل نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے۔ چونکہ انہیں عربی زبان کا پورا علم نہیں تھا اس لئے کئی مقامات پر وہ صحیح ترجمہ نہیں کر سکے۔ اکثر ایسا ہوا کہ انہیں عربی لفظ سمجھ میں نہیں آیا تو انہوں نے انگریزی تراجم کا سہارا لیا ہے" یہاں مضمون نگار نے اینڈرسن نورشیڈ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ یہ جاننا اہم ہے کہ فادر ڈیل کو آکسفورڈ اور کیمبرج میں عربی کی دو دو پروفیسر شپس اور لندن میں ایک پروفیسر شپ حاصل تھی۔" (ص105)

فادر ڈیل "کے ترجمہ کا مقصد اسلام کی تخفیف کرنا تھا اس لئے فادر ڈیل کے ترجمہ میں عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے اسلام دشمنی کا عنصر بے انتہا ہے"۔ اور ڈیل کے سلسلہ میں تو اس کی بنیاد ہی تعصب اور دشمنی پر رکھی گئی ہے۔ یہ ترجمہ بگاڑ کر کیا گیا اور غلطیوں کا پلندہ ہے اس لئے لازماً مترجم کا مقصد (دین) کی توہین و تخفیف کرنا تھا۔" (ص105)

یہ بات واضح ہے کہ قرآن کے سواحیلی تراجم سے مشرقی افریقہ کے لوگوں میں قرآن کا علم عام ہو گیا اور انفرادی طور پر لوگ اسے سمجھنے لگے قبل ازیں عربی سے ناواقفیت کی بنا پر قرآن کا متن لوگوں سے پوشیدہ تھا۔

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت' یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
(درثمین)

"تیسرا ترجمہ الفارسی نے کیا اور اس ترجمہ پر ابوالاعلیٰ مودودی صاحب سے دیباچہ لکھوایا جو جماعت احمدیہ کے سخت معاند تھے۔" (ص108) الفارسی نے جماعت احمدیہ کے ترجمہ پر بہت اعتراضات کئے کہ انہوں نے معانی میں تحریف کی ہے۔ مگر ان اعتراضات کا کافی شافی جواب دیا گیا "شیخ امری عبیدی نے جو مشہور احمدی عالم تھے الفارسی کے اعتراضات کا تحریری جواب دیا جس میں نہ صرف انہوں نے ترجمہ کے استناد کا دفاع کیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ الفارسی حسد کے مارے ہوئے ہیں"۔ (ص110) اپنے سواحیلی ترجمہ پر اعتراضات کے باوجود احمدی جماعت نے مشرقی افریقہ کی دیگر زبانوں لوگاندا' اور کی کویو میں قرآن کے تراجم جاری رکھے جو بالترتیب 1984ء اور 1988ء میں شائع ہوئے۔" (ص111)

"جماعت احمدیہ کی مخالفت صرف ختم نبوت کے (دینی) عقیدہ کی مختلف توجیہ کی وجہ سے ہی نہیں تھی اس وجہ سے بھی تھی کہ یہ ترجمہ ایسے شخص نے کیا تھا جو عربی النسل تھا نہ اس کی مادری زبان سواحیلی تھی۔ اس لئے ایک نئے ترجمہ کی ضرورت تھی۔" "الفارسی نے 1950ء میں اپنے ترجمہ کے کچھ حصے شائع کئے اور "اس الزام کی سختی سے تردید کی کہ وہ سواحیلی ترجمہ کے لئے احمدیوں کی اندھا دھند نقل کر رہے ہیں" (ص111)

صفحہ 110 پر ایک فٹ نوٹ ہے۔ "جماعت احمدیہ عالمگیر کے منتخب امام حضرت مرزا طاہر احمد ہیں جو 1982ء میں خلیفۃ المسیح الرابع بنے۔ آپ نے 1986ء میں احمدی (راہ خدا میں قربان ہونے والوں) کے خاندانوں کی اعانت کے لئے "بلال فنڈ" جاری کیا"۔

اس کتاب کے مختلف اقتباسات میں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں ریکارڈ کے لئے ترجمہ کر دیئے ہیں اپنی جانب سے میں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا کیونکہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اللہ تعالیٰ جماعت کی مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

David Westerlund
Eva Evers Rosander
African Islam and Islam in Africa, C.Hurst and Co, Publishers Ltd,
38King Street, London WC2E 8JZ
First Edition 1997

نوٹ: اوپر متن میں جو حوالے درج ہیں وہ اسی پہلے ایڈیشن کے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو کی تصاویر درخواست دعا کے ساتھ

فائزہ خانم
بنت محمد انور صاحب
کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

صنوبر سفیر
بنت سفیر احمد راٹھ صاحب
دارالبرکات ربوہ

سمیر احمد سفیر
ابن سفیر احمد راٹھ صاحب
دارالبرکات ربوہ

ملک حسان احمد
ابن ملک مولاداد صاحب
لاہور

نادیہ سعید
بنت سعید احمد صاحب
کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

نیرہ نعیم بنت مسرور احمد نعیم ربوہ

عافیہ بشیر
بنت بشیر الدولہ صاحب
نارووال شہر

نبیل احمد ولد ناصر احمد صاحب
کھڑیانوالہ
ضلع فیصل آباد

رابعہ بشریٰ
بنت رانا لیاقت صاحب
کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

عاصمہ سلیم بنت سلیم احمد صاحب
کھڑیانوالہ
ضلع فیصل آباد

عثمان سلیم
ابن رانا سلیم احمد صاحب
کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

عامر سہیل
ولد رانا جمشید احمد صاحب
کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد

فارعہ نعیم
بنت نعیم اللہ خان ملی صاحب
ربوہ

طیبہ نعیم
بنت نعیم اللہ خان ملی صاحب
ربوہ

عاقب محمود
ابن مکرم طاہر احمد صاحب
طاہر آباد۔ ربوہ

حمزہ ابتسام ابن فاروق احمد صاحب
چک نمبر 125/R.B لوہڑ P/O ہلو پور
تحصیل و ضلع فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ کے والد محترم محمد ابراہیم حنیف کو 27/11 کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا 4 دن CCU میں رکھنے کے بعد میڈیکل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

○ مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب دار العلوم شرقی کے والد محترم عبدالحمید صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ محترمہ امۃ الرشید روحی صاحبہ اہلیہ مکرم طارق احمد صاحب جڑانوالہ آپریشن کے بعد کافی کمزور ہیں۔ اور بخار کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے۔

○ مکرم شمیم احمد صاحب محمود آف گوجرہ حال وفاقی کالونی لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

عزیز منصور احمد باجوہ ولد محمد اسلم باجوہ بعمر ڈیڑھ سال L-12/116 ضلع ساہیوال ذہنی طور پر مفلوج ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جملہ مریضوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

الوداعی تقریب

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے 30۔ نومبر 99ء کو رات ساڑھے سات بجے ایوان محمود میں مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر مجلس اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب مہتمم تعلیم (جو امسال انصاراللہ میں جارہے ہیں) کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جس کی صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی نے کی۔ تقریب میں بزرگان سلسلہ اور خواتین نے بھی شرکت کی۔ مکرم قمر احمد صاحب کوثر نائب صدر نے سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے بعد سابق صدر صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(مہتمم اشاعت)

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مندرجہ ذیل بیچلر انجینئرنگ پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

کیمیکل انجینئرنگ۔ پٹرولیم و گیس ٹیکنالوجی۔ کیمیکل ٹیکنالوجی۔ میٹالرجی و میٹریل سائنس۔ کم از کم تعلیمی قابلیت میں FSc پری انجینئرنگ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم 250 روپے کے عوض ادارہ سے 29۔ نومبر سے دستیاب ہوں گے۔ چند سیٹیں سیلف فنانس پروگرام کے تحت بھی آفر کی جارہی ہیں۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21۔ دسمبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

12۔ مکرم مرزا فضل احمد صاحب مہتمم تحریک جدید

13۔ مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب مہتمم اطفال

14۔ مکرم سلیم الدین صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد

15۔ مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب مہتمم اشاعت

16۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب مہتمم مقامی

17۔ مکرم خلیل احمد تنویر صاحب محاسب

18۔ مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب مہتمم امور طلباء

19۔ مکرم امین الرحمٰن صاحب ایڈیشنل تربیت

20۔ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب معاون صدر

21۔ مکرم رفیق احمد ناصر صاحب معاون صدر

22۔ مکرم اسد اللہ غالب صاحب معاون صدر

23۔ مکرم حافظ خالد افتخار صاحب معاون صدر

(معتمد خدام الاحمدیہ)

بقیہ صفحہ 4

ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں (دین) پر موت دے۔ ہم ایسا کام نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔" (صفحہ 459)

غیروں کی آراء

حضور کا یہ آخری مقدس پیغام عوام تک پہنچانے کے لئے 21۔ جون 1908ء کو پنجاب یونیورسٹی ہال میں رائے پرتول چند صاحب جج چیف کورٹ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں خواجہ کمال الدین صاحب نے "پیغام صلح" کا مطبوعہ مضمون نہایت بلند آواز اور موثر لہجے میں پڑھا جسے حاضرین نے بہت سراہا۔ اندرون ملک میں "پیغام صلح" کی مقبولیت اور پسندیدگی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود ہندوؤں نے بھی اس کی تائید کی اور اس پر عمدہ رائے کا اظہار کیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم)

1۔ مشہور انگریزی رسالہ "ریویو آف ریویوز" نے "پیغام صلح" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ

"یہ پیغام ایک سنہری پل کا کام دے سکتا ہے جس پر سے ہو کر مسلمانان ہند قانون اساسی کے خمیر میں پہنچ سکتے ہیں پیغام صلح شروع میں ہی تمام ہندوستانیوں کے ایک ہونے کو تسلیم کرتا ہے...... یہ بات جس سے اس کی خواہش کی سچائی ثابت ہوتی ہے کہ تمام نبیوں کو خدا کی طرف سے مان کر مذہبی اتفاق اور اتحاد کی بنیاد رکھی جائے اس پیغمبر صلح کی یہ نرالی تجویز ہے۔"

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو 1908ء صفحہ 438 تا 440)

2۔ ایک غیر مسلم پی بی سنگھ نے لکھا

"کتاب پیغام صلح نے مجھے پر حیرت انگیز اثر کیا ہے میں اسلام کو اچھا مذہب خیال نہیں کرتا تھا۔ اسلام کے متعلق مسلمانوں کا جو تھوڑا بہت لٹریچر میں نے مطالعہ کیا اس سے بھی مجھ پر یہی اثر ہوا تھا کہ اسلام جارحانہ مذہب ہے میں اسے کبھی رواداری کا مذہب نہیں سمجھتا تھا جیسا کہ اب سمجھتا ہوں۔"

(بحوالہ الفضل 29۔ مارچ 1940ء صفحہ 2 کالم 2)

3۔ اخبار "ہندو پیٹریٹ" مدراس نے لکھا کہ:۔

"عظیم الشان طاقت اور اعلیٰ درجہ کی ہمدردی جو قادیان کے بزرگ کے اس آخری پیغام صلح سے ظاہر ہوتی ہے وہ یقیناً ایک خاص امتیاز کے ساتھ اسے ایک عظیم الشان انسان ثابت کرتی ہے...... ایسی اپیل ایسے عظیم الشان کی طرف سے یونہی ضائع نہیں ہونی چاہئے اور ہر ایک محب وطن ہندوستانی کا مدعا ہونا چاہئے کہ وہ مجوزہ صلح کو عملی رنگ پہنچانے کی کوشش کرے۔"

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو 1908ء صفحہ 440-444)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امیر سوڈان غریب ملک بن گیا

ملک میں خانہ جنگی کی وجہ سے تیل کی دولت سے مالامال سوڈان غریب ترین ملک بن گیا ہے۔ ملک میں تیل کے صرف دو کنویں چل رہے ہیں باقی تمام بند ہو چکے ہیں۔ جو بھی تیل ہے وہ سارے کا سارا برآمد کر دیا جاتا ہے۔ مقامی ضروریات کے لئے بھی تیل دستیاب نہیں۔ خانہ جنگی سے تباہ حال سوڈان کو توانائی کے بحران کا سامنا ہے۔

بیت المقدس کو تقسیم کرنے کی تجویز

اردن کے شاہ عبداللہ نے تجویز پیش کی ہے کہ بیت المقدس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ان میں سے ایک پر اسرائیل اور دوسرے پر فلسطینیوں کا کنٹرول ہو وہاں دو دارالحکومت بنا دیئے جائیں۔ شاہ عبداللہ نے کہا کہ ہمارا موقف حقیقت پسندانہ ہے۔ اسرائیل کے ساتھ بہتر مستقبل کے لئے بات چیت کے خواہاں ہیں۔ یاد رہے کہ فلسطینی اتھارٹی شہر کی تقسیم کے خلاف ہے۔

امریکی اڈہ پانامہ کے حوالے

امریکہ نے پانامہ کی نہر کو کنٹرول کرنے والا اپنا فوجی اڈہ پانامہ کے حوالے کر دیا ہے۔ پانامہ کی حکومت اس اڈے میں اپنا مرکز قائم کرے گی۔

سیٹل میں پر تشدد مظاہرے

امریکہ کے شہر سیٹل میں عالمی تجارتی تنظیم کے اجلاس کے موقعے پر پر تشدد مظاہرے کئے گئے فائرنگ اور دھماکوں کے بعد کرفیو کا نفاذ کیا گیا۔ ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا۔ عالمی تجارتی تنظیم کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ ہزاروں مشتعل مظاہرین نے اجلاس کے مقام پر جمع ہو کر دفاتر اور عمارتوں پر قبضہ کر کے توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ اجلاس کا انعقاد روکنے کے لئے شریک ہونے والے وزراء کی گاڑیوں پر حملہ کر دیا گیا۔ مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں پولیس نے ربڑ کی گولیاں برسائیں۔ شدید لاٹھی چارج کیا آنسو گیس اور سرخ مرچوں کا سپرے کیا۔ صدر کلنٹن نے اظہار مذمت کیا ہے۔ شہر کے میئر نے کہا ہے کہ ان مظاہروں کی وجہ سے امریکہ کو سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مظاہرین کا تعلق امریکہ اور یورپ کی متعدد مزدور تنظیموں سے تھا یہ لوگ زراعت کے میدان میں عالمی تجارتی تنظیم کے بعض اقدامات پر احتجاج کر رہے تھے۔ مظاہرین نے آگ بھی لگائی۔ اور تنظیم کے مقام پر آنے والی تمام سڑکوں کو آگ لگا کر بند کر دیا۔

اوجلان کی سزائے موت معطل کی جائے

یورپی یونین کی عدالت نے کہا ہے کہ ترکی کرد لیڈر عبداللہ اوجلان کی سزائے موت کا فیصلہ معطل کر دے۔ عدالت نے کہا ہے کہ جب تک یہ عدالت اس بارے میں کوئی رولنگ نہیں دے دیتی اس وقت تک اس سزا پر عمل درآمد نہیں ہونا چاہئے۔

ملائیشیا کے صوبے میں اسلامی قوانین

ملائیشیا کے ایک صوبے ترینگانو میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس صوبے کی اسلامی جماعت "پاس" نے اس علاقے میں حکمران جماعت نیشنل فرنٹ کو شکست دے دی تھی۔ ریاست کے تمام جوئے خانے اور شراب خانے بند کر دیئے جائیں گے۔ گناہ اور غیر اخلاقی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کریں گے۔ اس صوبے میں 52 سالہ عبدالہادی کی جماعت نے نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔

اعتراف

جرمنی کے سابق چانسلر ہیلمٹ کوہل نے پارٹی فنڈز کے بدلے میں ناجائز مراعات دینے اور سیاسی رشوت دینے کا اعتراف کر لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 2 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 3۔ دسمبر غروب آفتاب۔ 5-06
ہفتہ 4۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-24
ہفتہ 4۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-50

عام آدمی کو ریلیف ملنا چاہئے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ نئے اقتصادی پیکیج سے عام آدمی کو ریلیف ملنا چاہئے۔ ہماری اولین ترجیح خود کفالت حاصل کرنا ہے۔ اقتصادی مشاورتی بورڈ کے ارکان سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے صوبوں میں اقتصادی عدم توازن دور کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ انہوں نے کہا پچھلے حکمرانوں نے ملک کنگال کر دیا۔ لیکن ہم حالات ٹھیک کر دیں گے۔ انہوں نے اپنی انتظامیہ کے بارے میں کہا کہ کہتا کچھ ہوں۔ کرتے کچھ ہیں۔ ہم کہتے ہیں ڈیفالٹروں کو پکڑو تو وہ چھوٹے نادہندگان کو پکڑ لیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں صفائی کرو تو وہ ریڑھی والوں کو بند کر دیتے ہیں۔ سمگلنگ کی روک تھام کے لئے کسی گدھے والے کو پکڑ لیتے ہیں۔ ہم پیسہ جیب میں نہ ڈالیں گے اور نہ کسی کو ڈالنے دیں گے۔ مگرمچھوں کا احتساب ہوگا۔ یہ عمل اوپر سے نیچے لائیں گے۔

بلوچستان کے مسائل حل کریں گے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ گذشتہ ادوار میں چھوٹے صوبوں کو نظرانداز کیا گیا۔ اب بلوچستان کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کریں گے۔ گوادر پورٹ نہایت اہم منصوبہ ہے اسے اولیت دی جائے گی۔ اس پورٹ سے ہم خلیجی ممالک کے ساتھ تجارت کر سکیں گے۔ تعلیم پر زیادہ توجہ دی جائے گی۔ ایسی بات نہیں کہتا جس پر عمل نہ ہو سکے انہوں نے یہ باتیں تربت میں معززین سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

افغانستان کے آزادی پسند

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ آزادی پسند افغان اپنے فیصلے خود کرتے ہیں۔ پاکستان کا افغان عوام پر کوئی کنٹرول نہیں۔ مسئلہ کشمیر کا پرامن حل چاہتے ہیں۔ ٹائم ایشیا کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ اچھے تعلقات کے لئے مسئلہ کشمیر نظرانداز نہیں کر سکتے۔ کارگل تنازعہ کو وسیع تر تناظر میں دیکھا جانا چاہئے۔ سی ٹی بی ٹی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر قومی اتفاق رائے ضروری ہے۔

لیگی کارکنوں کی نعرے بازی

میاں نواز شریف اور شہباز شریف کی پیشی پر مسلم لیگی کارکنوں کی بڑی تعداد نے نعرے بازی کی۔ طیارہ کیس کے ملزموں کو الگ الگ بکتر بند گاڑیوں میں عدالت میں لایا گیا۔ ان کی موجودگی میں دو گواہوں کے بیانات ریکارڈ کئے گئے۔ لیگی کارکنوں نے وزیراعظم نواز شریف کے نعرے لگائے۔ نواز اور شہباز نے اپنے اہل خانہ سے ملاقات کی اور والدین کے بارے میں پوچھا۔

نواز حکومت کی برطرفی کے خلاف سپریم کورٹ کا بنچ

نواز حکومت کی برطرفی کو چیلنج کرنے کیلئے سپریم کورٹ کا 6 رکنی بنچ بنا دیا گیا ہے۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں قائم کردہ بنچ کے دیگر ارکان میں جسٹس بشیر جہانگیری، جسٹس ناصر اسلم زاہد، جسٹس عبدالرحمان خان اور جسٹس وجیہہ الدین احمد شامل ہیں۔ یہ بنچ پیر 6۔ دسمبر سے اس کیس کی سماعت شروع کرے گا۔

سیاست سے دلچسپی نہیں

معزول وزیراعظم نواز شریف کی اہلیہ کلثوم نواز نے مسلم لیگ کی صدارت سنبھالنے کے بارے میں بعض اخباری خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں۔ صرف اپنے خاوند اور بیٹے کی سلامتی کی فکر ہے۔ جب وہ باہر آجائیں گے تو اسی لمحے دوبارہ گھریلو خاتون بن جاؤں گی۔

طیارہ کیس 3 سے 6 ماہ لے گا

شریف خاندان نے کراچی میں رہائش گاہ کی تلاش شروع کر دی ہے۔ قانونی ماہرین کا خیال ہے کہ طیارہ سازش کیس اپنے منطقی انجام تک پہنچنے میں تین سے چھ ماہ لے سکتا ہے۔

جنرل مشرف کامیاب ہونگے

مصر کے صدر حسنی مبارک نے پاکستان کے خصوصی نمائندے شریف الدین پیرزادہ سے ملاقات میں کہا کہ جنرل پرویز مشرف اپنے مشن میں کامیاب ہونگے۔ امید ہے کہ چیف ایگزیکٹو معیشت کی بحالی اور سیاسی استحکام لانے میں سرخرو ہونگے۔

۱۱ ججوں کی برطرفی برقرار

سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بنچ نے ججز کیس میں ہائی کورٹوں کے ۱۱ ججوں کی برطرفی کا فیصلہ برقرار رکھا۔ جسٹس افراسیاب نے اپنا اختلافی نوٹ لکھا۔ جبکہ جسٹس بشیر جہانگیری نے صرف دو درخواست دہندگان کی حمایت کی۔

شادی آرڈیننس کی حمایت

گورنر پنجاب جنرل (ر) صفدر نے کہا ہے کہ میں شادی آرڈیننس کے حق میں ہوں اگرچہ اس وقت یہ آرڈیننس ختم ہے۔ تاہم ہم حکومت کو یہ لکھ رہے ہیں کہ یہ قانون دوبارہ نافذ کیا جائے۔

دہشت گردوں کے خلاف آپریشن

حیدر آباد میں بموں کے دھماکوں کے بعد سندھ میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ متعدد افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سیاسی، مذہبی اور قوم پرست رہنماؤں کی فہرستیں تیار کر لی ہیں۔ جئے سندھ سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ضلعی صدر سے بم دھماکوں کے بارے میں تفتیش کی گئی ہے۔

لانڈھی میں دو نوجوانوں کا قتل

لانڈھی کے علاقے زمان آباد میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے پارک میں بیٹھے دو افراد کو ہلاک کر دیا۔

اوپر سے حکم ہے طیارہ اترنے نہیں دینا

سید غوث علی شاہ کے پرسنل سٹاف آفیسر رخسار احمد قریشی نے طیارہ سازش میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ آئی جی نے کہا تھا کہ اوپر سے حکم ہے کہ آرمی چیف کا طیارہ اترنے نہیں دینا۔ 12۔ اکتوبر کی شام 4 بجکر 20 منٹ پر مقبول شیخ نے فون پر سید غوث علی شاہ سے بات کی۔ دوران گفتگو غوث علی شاہ نے کہا "بندہ تو اچھا تھا مگر لڑائی میں ایک کو تو جانا ہوتا ہے" 7 بجکر 20 منٹ پر رانا مقبول نے ڈی آئی جی اکبر ارائیں کو ائرپورٹ ٹیک اوور کرنے کا حکم دے دیا۔

بجلی مہنگی کرنے کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے واپڈا کا اعتراض مسترد کرتے ہوئے بجلی کے بلوں پر جنرل سیلز ٹیکس وصول کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ جس کے تحت گھریلو، کمرشل اور صنعتی صارفین کے لئے بجلی کے بلوں پر 15 فیصدی جنرل سیلز ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ واپڈا نے کہا تھا کہ 30 فیصد بسڈی کی واپسی سے بل بڑھ چکے ہیں۔ صارفین پر 15 فیصد مزید کا بوجھ ڈالا گیا تو وہ احتجاج کریں گے۔ حکومت نے واپڈا کے اعتراضات مسترد کر دیئے آئی ایم ایف کا دباؤ ہے۔ جی ٹی ایس وصول کرنا واپڈا کی ذمہ داری ہے۔

غیرت کے نام پر عورت کا قتل ناجائز

اسلامی نظریاتی کونسل نے غیرت کے نام پر عورت کا قتل ناجائز قرار دے دیا ہے۔ کونسل نے تجویز کیا ہے کہ قاضی شواہد کو سامنے رکھ کر فیصلے کرے۔ فقہا میں اگرچہ اس پر اختلاف ہے مگر مجموعی طور پر اس امر پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ غیرت کے نام پر عورت کا قتل جائز نہیں۔

کالاباغ ڈیم ضرور بنایا جائے

واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل راؤ ذوالفقار علی خان نے کہا ہے کالاباغ ڈیم کو ضرور مکمل کرنا چاہئے۔ میانوالی میں کھلی کچہری کے دوران ذوالفقار علی خان اہلکاروں کے خلاف شکایات پر عوام سے معافی مانگتے رہے۔

شہروں میں دھند

لاہور سمیت پنجاب کے اکثر علاقے دھند کی لپیٹ میں آگئے ہیں پروازوں کا شیڈول متاثر ہوا ہے۔ بسیں اور ٹرینیں بھی تاخیر سے منزل مقصود پر پہنچیں۔

اگلا راؤنڈ چند دن میں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ گرفتاریوں کا اگلا راؤنڈ چند دن میں شروع کیا جائے گا۔ بدعنوان اور نادہندہ حکومت کی گرفت سے نہیں بچ سکیں گے۔

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
فون نمبر 589 - 04524

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ۔
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور۔ ربوہ
فون دکان۔ 699 گھر 211971

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔
اب آپ فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا بھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب
کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61